ریاکاری نخوت تکبر ذلت بازپُرس

انصاف

چودہ سو سال پہلے عرب کی سرزمین جہالت کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہر طرف عیاشی اور بے حیائی کا دور دورہ تھا۔ اکثر لوگ اَن پڑھ اور جاہل تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ پڑتے تھے۔ انتقام کا جذبہ عام تھا۔ اکثر جھگڑے نسل درنسل چلتے رہتے۔ جھوٹ فریب اور ریا کاری عام تھی۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، امیر لوگ نخوت اور تکبر میں گرفتار تھے۔ اُن کے لیے نہ کوئی قانون تھا اور نہ اُن سے کسی طرح کی بازپُرس ہوتی تھی۔ جو جی میں آتا تھا، کرتے تھے۔ غریبوں کو ہر طرح کی ذلت اٹھانا پڑتی تھی اور اُن پر طرح طرح کے ظلم روا رکھے جاتے تھے۔ عرب کی یہ حالت جب انتہا کو پہنچی تو خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تاکہ غریب، نادار اور بے کس لوگ عزت کی زندگی بسر کرسکیں۔ آپ نے یہ تعلیم دی کہ اللہ اور اللہ کے قانون کی نظر میں گورا اور کالا، عجمی اور عربی، امیر اور غریب سب یکساں ہیں۔ کوئی چھوٹا

بڑا نہیں ہے ۔البتہ اپنے عمل سے انسان چھوٹا بڑا ہوسکتا ہے ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عدل اور انصاف کا یکساں قانون رائج کر کے انسانوں کے درمیان اونچ نیچ کے فرق کو یکسر ختم کر دیا۔

ایک مرتبہ آپؐ کے سامنے بڑے گھرانے کی ایک خاتون کا معاملہ پیش ہوا ۔ اِس خاتون پر چوری کا جُرم ثابت ہوا تھا۔ کچھ لوگ چاہتے تھے کہ خاتون کے خاندان کا لحاظ کر کے اس کے ساتھ رعایت برتی جائے اور اس سلسلے میں نبی کریمؐ سے سفارش کی جائے ۔ لیکن کسی میں ہمت نہیں تھی ۔ آخر میں حضورؐ کے ایک نوجوان چہیتے صحابی اُسامہ بن زیدؓ کو آمادہ کیا گیا کہ وہ حضورؐ کے ساتھ اس معاملے میں بات کرے ۔ اُسامہ بن زیدؓ حضوؐر کی خدمت میں آئے اور حاضر خدمت ہونے کا مدعا بیان کیا۔

انہوں نے ابھی اپنی بات مکمل نہ کی تھی کہ حضورؐ نے فرمایا: ''ایسی باتوں سے پرہیز کیا کرو ۔ پچھلی قوموں پر جو تباہی آئی ، ان کا نام ونشان تک مٹ گیا ۔اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اونچے طبقے کے لوگوں کو ہر طرح کی چھوٹ دی جاتی تھی جب کہ عام لوگوں کے لیے نہایت ہی سخت قانون بنائے جاتے تھے ۔ اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا اور میں ہرگز اس کی اجازت نہیں دونگا''۔ چنانچہ اُس خاتون کو قانونِ شریعت کے مطابق سزا دی گئی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جنگِ بدر میں بھی پیش آیا ۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ مکہ کے بہت سے کفار مارے گئے اور بہت سے قیدی بنا لیے گئے ۔ قیدیوں میں حضرت محمدؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی شامل تھے جنھوں نے اُس وقت تک ابھی اسلام نہیں قبولا تھا۔ دوسرے قیدیوں کی طرح انہیں بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔

رسی زیادہ کَس کے باندھی گئی تھی جس کی وجہ سے حضرت عباسؓ رات کو درد کی شدت سے کراہتے تھے۔ حضورؐ اُن کے کراہنے کی آواز سُن کر بے قرار ہو گئے۔ آپؐ کے ساتھیوں سے آپؐ کی بے قراری نہ دیکھی گئی اور انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسی ڈھیلی کر دی۔ حضورؐ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: کہ تمام قیدیوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ یا تو سبھی قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی جائیں یا پھر دوسرے قیدیوں کی طرح حضرت عباسؓ کی رسی بھی کَس کے باندھ دی جائے''۔ آپؐ کے ساتھیوں نے سارے قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ یہ تھا ہمارے پیارے نبیؐ کا انصاف کرنے کا طریقہ۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے:

جہالت	:	بے علمی، نا اہلیت
فریب	:	دھوکہ
ریا کاری	:	مکاری، فریب
نخوت	:	گھمنڈ، غرور
تکبر	:	غرور
ذلت	:	رسوائی
باز پُرس	:	جوابدہی

روا : جائز

نادار : مُفلس

یکسر : تمام، بالکل

رعایت : پاس، لحاظ

پرہیز : احتیاط، دور رہنا

۲. سوچیے اور بتائیے :

☆ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

☆ اسلام نے عدل اور انصاف کا کیسا قانون رائج کیا؟

☆ جنگِ بدر میں حضرت محمدؐ کے کس رشتہ دار کو قید کیا گیا تھا؟

☆ حضرت محمدؐ نے کیا تعلیم دی؟

☆ حضورؐ نے کن باتوں سے پرہیز کیا؟

۳. مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجیے

مثال	کشمیر	کشمیری	کشمیر کا رہنے والا
	عجم	....	....
	بھارت	....	....
	امریکہ	....	....

چین	....	....
ایران	....	....

۴. مثال دیکھ کر واحد سے جمع بنائیے

	واحد	جمع
مثال:	امیر	اُمراء
	غریب	
	رئیس	
	جاہل	
	ادیب	
	شاعر	

۵. مثالیں:

رشید نے کھانا کھایا۔

سرینگر خوبصورت شہر ہے۔

قلعہ باہو جموں میں واقع ہے۔

اوپر دی گئی مثالوں میں ’’رشید، کھانا، سرینگر، قلعہ باہو اور جموں‘‘ ایسے الفاظ ہیں جو نام ہیں۔ وہ لفظ جو کسی شخص جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرتا ہے، اسم کہلاتا ہے۔ اسی لیے رشید، کھانا، سرینگر، قلعہ باہو اور جموں اسم ہیں۔

نیچے دیے گئے جملوں میں سے اسم تلاش کیجیے

☆ اکبر روتا ہوا گھر آیا۔ ☆ اقبال بہت بڑے شاعر ہیں۔

☆ لداخ پہاڑوں پر واقع ہے۔ ☆ دھونی اچھا بلے باز ہے۔

۶. کھیل کھیل میں

ہم اکثر ایسے الفاظ کے جوڑے استعمال کرتے ہیں جو آپس میں متضاد بھی ہوتے ہیں مثلاً ، دائیں بائیں کوئی نہ تھا وغیرہ ۔سبق انصاف میں سے ایسے ہی چار جوڑے الفاظ تلاش کیجیے جو آپس میں متضاد ہوں اور خاکے میں بھر دیجیے